نصابِ مرزا محمد قلیچ خان

چند سال پہلے کشمیر یونیورسٹی کے شعبۂ فارسی کے سالانہ مجلہ "دانش" میں لغت ہائے نصابی کے عنوان سے خاکسار کا ایک تفصیلی تعارفی مضمون شائع ہوا جس میں ضمناً ایک ایسے فارسی کشمیری نصاب کا ذکر بھی مجملاً کیا گیا تھا جسے مغل صوبیدارِ کشمیر مرزا محمد قلیچ خان نے اپنی صوبیداری کشمیر کے دور میں شہنشاہ اکبر کے لیے لکھا تھا۔

لغت ہائے نصابی یا تمثیلی کے بارے میں یہاں مختصراً یہ بیان کرنا مناسب ہے کہ قرونِ وسطیٰ اور بعد کے ادوار میں مبتدی طلباء کے استفادہ کے لیے شعرا اور علمائ ایسے مختصر اور دل چسپ ذولسانی لغت نامے یا نصاب تصنیف کرتے تھے جنہیں طلبائ شوق سے سیکھتے اور زبانی یاد کرتے تھے۔ کبھی کبھی سہ لسانی یا چہار لسانی منظوم لغت نامے اور نصاب بھی تصنیف کیے جاتے تھے۔ پھر بہت مدت کے بعد کتابوں خصوصاً درسی کتابوں میں شامل ادق الفاظ کے معنیٰ اُن کے آخر میں فرہنگوں کی صورت میں دیے جانے کی روایت

٭ پروفیسر غلام محمد شاد — سابق استاد تاریخ (ریٹائرڈ)

Scanned with CamScanner

شروع ہو گئی۔

کشمیر میں فارسی زبان و ادب کے اثر و نفوذ سے بہت پہلے وسطِ ایشیائی خصوصاً ترکی اور تاجیکی زبانوں کے ایسے بہت سے الفاظ روزمرہ بول چال میں اس طرح سے گھل مل گئے تھے، جنہیں خالص کشمیری سمجھا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ نہ صرف لل دیدی اور حضرت شیخ نورالدین رشیؒ کے کلام میں ملتے ہیں بلکہ ہم پنڈت کلہن کی منظوم سنسکرت تاریخ کشمیر راج ترنگنی میں بھی ایسے کئی الفاظ بگڑی یا عمداً بگاڑی ہوئی شکل میں پاتے ہیں۔

شاہ میری سلاطین کے دور ہی میں فارسی زبان کو دفتری اور سرکاری زبان بنایا گیا۔ اسی دور میں پہلے حضرت میر سید علی ہمدانی اور پھر اُن کے بعد اُن کے فرزند حضرت میر محمد ہمدانی بھی سینکڑوں علما اور مبلغین کو اپنے ساتھ کشمیر لے آئے۔ اپنی تبلیغی کوششوں کو تیز تر کرنے کی خاطر انہوں نے درس و تدریس اور علم و آگہی کی وسیع تر اشاعت کے لیے مدرسوں کا ایک ہمہ گیر سلسلہ قایم کیا اور ذریعہ تعلیم و تدریس فارسی اور عربی زبانیں تھیں۔ ان کوششوں سے بھی فارسی زبان و ادب وسعت اور سرعت کے ساتھ نئی اور زرخیز زمین میں بار آور ہوا۔ ان معروضات کا مقصد یہ بتانا ہے کہ کشمیر میں مغلوں کی آمد سے بہت پہلے فارسی زبان کشمیریوں کی دوسری اہم زبان بن گئی تھی۔ یہ انقلاب اتنا تیز اور تعجب انگیز تھا کہ سنسکرت زبان اور شاردا لپی میں دفتری اور کاروباری کام چلانے والے منشی یعنی کالیستھ کشمیری پنڈت بھی فارسی زبان سیکھ کر نہ صرف مشاق اور ماہر منشی یعنی کلرک وغیرہ بن گئے بلکہ کچھ تو اچھے شاعر اور نثر نگار بھی بن گئے۔ اس انقلاب اور تحول کے زود رس اثرات کے تحت کشمیری زبان کی ساخت

Scanned with CamScanner

اس کا مزاج ڈکشن لب ولہجہ اور اس کی شناخت کا ذریعہ۔ یعنی رسم الخط بھی مکمل طور پر پرشیو عربک (PERSIO- ARABIC) بن چکا تھا۔

کشمیر پر قبضہ جمانے کے لیے مغلوں کی کوششیں بہت پہلے شروع ہوگئی تھیں لیکن یہ ۱۵۸۶ء میں بارآور ہونے لگیں اور آخرکار ۱۵۸۸ء میں جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ ہندوستان کے عہدِ حکمرانی میں "ملک کشمیر" ہر لحاظ سے باضابطہ طور پر دہلی کے مغل سامراجیہ کا ایک حصہ بن گیا جب پہلے یوسف چک اور پھر اس کے بیٹے یعقوب چک نے مرکزی مغل اقتدارِ اعلیٰ کے تحت ہی رہنے میں عافیت سمجھ کر نوکری کو کشمیر کی سالمیت اور آزادی پر ترجیح دیدی۔

کشمیر پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے بعد مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر نے کشمیر کی حکومت کا نظم ونسق اور بندوبست چلانے کے لیے یکے بعد دیگرے چار صوبیدار یا گورنر تعینات کیے۔ مرزا قاسم خان اور مرزا یوسف خان کے بعد تیسرا صوبیدار مرزا محمد قلیچ خان تھا جو ۱۵۹۰ء سے ۱۶۰۱ء یعنی مسلسل گیارہ سال تک کشمیر کی صوبیداری کے عہدہ پر کام کرتا رہا۔ اس لمبی مدت تک اس کا گورنر رہنا اس کی ذاتی قابلیت اور مہارت ہی کی وجہ سے ممکن ہوسکا ہوگا۔ اس عرصے کے دوران میں اُس نے نہ صرف خود کشمیری زبان سیکھی بلکہ شہنشاہ اکبر کے استفادہ کے لیے بھی ۔۔۔ ایک ذولسانی منظوم نصاب تصنیف کیا جس کے ذریعہ سے شہنشاہ بھی معمولی دقت میں کشمیری زبان سے تھوڑی بہت واقفیت حاصل کرسکتا تھا۔

پیشِ نظر نصاب کے تین خطی نسخے میری ذاتی لائبریری میں موجود ہیں ان کے متون اور تعداد اشعار میں بھی تھوڑا بہت فرق اور کمی بیشی موجود ہے' دو نسخے روا روی کے ساتھ پیچیدہ آمیزی خط میں تحریر کئے گئے ہیں جب کہ تیسرا نستعلیق خط

Scanned with CamScanner

میں لکھا گیا ہے مگر نہایت ہی بوسیدہ اور خستہ ہے۔ اس وجہ سے الفاظ کے صحیح املا اور معنی کے تعین میں بہت ہی پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ تینوں نسخے اگرچہ ناقص الاول اور ترقیمہ کے بغیر ہیں، لیکن اس سقم کا ازالہ نصاب میں درج ایک ابتدائی شعر سے ہوتا ہے جس میں مصنف کا نام اور نصاب کی تصنیف کا مقصد بھی واضح ہوجاتا ہے۔

مرزا محمد قلیچ خان کا کشمیر میں رہ کر کشمیری زبان میں مہارت کی حد تک استعداد حاصل کرنا تعجب خیز ضرور ہے لیکن یہ بات ناممکنات میں سے نہیں ہے میری ایسے بہت سے لوگوں سے شناسائی اور ملاقات رہی ہے جو بیک وقت سات آٹھ زبانیں اچھی طرح سے جانتے تھے۔ اکبر کے دور تک پہنچتے پہنچتے مغل ترکی اور فارسی زبان کے علاوہ ہندوستانی بھی جانتے تھے۔ آپ ان سب باتوں کا اثر پیش نظر نصاب مرزا محمد قلیچ خان میں ملاحظ کریں گے۔

محمد قلیچ خان کا یہ ذولسانی نصاب کئی خصوصیات کی وجہ سے اہم ہے۔ اس میں کشمیری زبان کے کچھ ایسے الفاظ بھی ملتے ہیں جو مرور ایام کے ساتھ بالکل متروک اور اجنبی ہو چکے ہیں۔ کچھ اپنے معنی کی وسعت کھو کر محض اُس کے ایک رخ کے لیے مخصوص ہو گئے ہیں۔ اور کئی لفظوں کے لیے نئے متبادل وجود میں آ گئے ہیں۔ چند مثالوں سے ان معروضات کی وضاحت ہوگی۔

ژدتری بمعنی کچھری، ژانگی بمعنی ارکانِ ملک، ریحی بمعنی صبح کا وقت، اُودوِہ بمعنی بناوسنگار، کژہری بمعنی ججرُو، لرزہوٗر بہ معنی گوشوارہ (اب لرزہوٗر کے بدلے کنہ داجی یا کنہٕ وول ہے) چھوٗنچھُن یا ژھونژھن بمعنی دست بار، ٹوٗپ بمعنی تکمہ یا ٹٔن، کرژہال بمعنی کریز (ایک جانور) کولک بمعنی آبی کیڑا (اب اسے کولہ ٹوٗرنخ کہتے ہیں)

آدِت بمعنی آفتاب، گٔنگہ آر بمعنی کہکشاں، زنگہ راچھ بمعنی شمشہ دُشت، بکوٗ بمعنی شب زندہ دار (پرندہ) لانکرن بمعنی مہر یا زیور (اس لفظ کے ساتھ کشمیری زبان میں اب بھی ایک مثال موجود ہے اگرچہ یہ لفظ متروک ہے۔ مثال ہے۔ مہرِ نہ دانکپن ژ ژہارنس لانکرن ـــ یعنی دلہن کے لیے بالوں کی لٹیں باندھنے کا دھاگا بھی نہیں ہے تو مہر کی رقم کہاں سے آئیگی۔ کہی بہ معنے بال اب اس کے معنی بھی سکڑ گئے ہیں۔ ژاکو بہ معنی کاکل۔ گوٗگل بہ معنی شلغم۔ اب اس لفظ کی جنس بدل گئی ہے اور یہ لفظ مذکر سے مونث بن گیا ہے یعنی اب گوٗگج کہتے ہیں۔

ریکو بہ معنی چوکاس (ایک پھول کا نام ہے) ٹیرانک بہ معنی شمبلید یا شمبلیت (زرد پھول) رنگ دل بہ معنی گلِ رعنا (اندر سے سرخ باہر سے زرد) کیول بمعنی گل زیبا، مسول بمعنی خوشبودار گلاب، ازنل بمعنی زرِ برنج (بہ معنی ہلکی زرد سفیدی یا تانبا ملی ہوئی دھات) کینی باچ بمعنی مادہ گاؤ (اب اسے صرف گاؤ کہتے ہیں جب کہ نر گاؤ کو قدیم ایام سے کشمیری میں داند کہتے ہیں) لوٗہ بمعنی روباہ (اب اسے "پوژہ لوو" کہتے ہیں) زنگہ ولن بمعنی ایزار (اب زنگہ ولن متروک ہے اور صرف ایزار یا پاجامہ کہتے ہیں) ماژیک بمعنی گلہ بان (اب اس کے معنی بدل گئے ہیں)" اشو ہاچ" بمعنی سائیس (اب متروک ہے" ادش دوہ" بمعنی موسم گرما کے دن" تنھاچ" بمعنے دیگ (اب تنھاچ کی شکل وصورت اور معنی بالکل سکڑ کر رہ گئے ہیں)" توٗلک" بمعنی پیالہ (لفظ توٗلک کی جنس بدل گئی ہے اور یہ مونث بن کے "توٗلِج" ہو گئی ہے۔ مطلب اس سے عورتوں کے لیے کھانا کھانے کا مخصوص برتن، اسے ٹکسالی کشمیری میں "کینز" کہتے ہیں۔ کٹھ بمعنی صندوق، مرور ایام کے ساتھ کٹھ کے معنی وسیع ہو گئے۔ یہ شالی، گندم وغیرہ ذخیرہ کرنیکی جگہ بن گیا۔ بول چال میں یہ لفظ کچھ بنتا ہے لفظ کٹھ عربی لفظ قوت سے قت اور پھر کٹھ

بن گیا) اُتھہ ترُن بمعنی دستانۂ مَندی" (یعنی بہلہ) بمعنی خاگیسنہ" (اب مَندی متروک ہے۔ اس کے بدلے زون یا گر یئکن کہتے ہیں)" یانہ ناوُک" بمعنی دیگ شو یا برتن دھوتے والا (اب متروک ہے) نصاب کے مطالعہ سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ فارسی الفاظ کے ہم معنی کشمیری لفظ ٹکسالی کشمیری سے نہیں بلکہ علاقائی کشمیری زبان سے لیے گئے ہیں۔

نصاب میں کئی ایک باتیں ایسی بھی ہیں جن کے بارے میں پہلی بار واقفیت ہو رہی ہے۔ قدیم اور وسطی ادوار میں اکثر لوگ پیدل ہی سفر کرتے تھے اور سردیوں میں سفر کرنا بہت مشکل تھا۔ نصاب کے ایک شعر میں ایک خاص چیز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ یہ کہ سردیوں میں مسافروں کی راحت کے لیے ٹھہرنے کی مناسب جگہوں پر عارضی نوعیت کی پھوس والی جھونپڑیاں ہوتی تھیں جہاں پر آگ جلتی تھی۔ مسافر لوگ اِن جگہوں پر ٹھہر کر آگ سے بدن کو گرمی پہنچاتے تھے اور تھکن بھی دور کرتے تھے' اس مخصوص شعر میں کشمیری لوگوں کا کانگڑی کا استعمال کرنے کے ذکر نے بعد اسی آگ والی ٹھہرنے کی جگہ کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔

نار پھاہُ وکانگری آتش گرفتن در بغل
کنگہ پہرے نام آتش خانہ ہا در راہ گذار

مرزا محمد قلیچ خان کا یہ نصاب اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ اِسے اکبر کی طرف سے کشمیر میں تعینات کردہ ایک صوبیدار نے ہی شہنشاہ کو کشمیری زبان سے واقف کرانے کے لیے تصنیف کیا۔ اس طرح سے یہ قدم سرکاری سطح پر کشمیری زبان کو سمجھانے کی ضرورت کے احساس کو اجاگر کرتے ہوئے کشمیری زبان کی اہمیت بھی ظاہر کرتا ہے۔

اس نامکمل نصاب کے سرسری مطالعہ سے مندرجہ بالا معلومات اختصار کے ساتھ بیان کیئے گئے۔ نصاب مکمل صورت میں جب بھی دریافت ہوجائے تو اور بھی کچھ نئی باتیں معلوم ہوسکتی ہیں۔ مرزا محمد قلیچ خان نے یہ نصاب بحر رمل مثمن محذوف الآخر میں نظم کیا ہے جو آسانی کے ساتھ زبانی یاد کرنے، دہرانے اور ترنم کے ساتھ گنگنانے کے لیے موزون ہے۔ نصاب میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ مصنف نے کشمیری اور فارسی الفاظ کے درمیان واوِ عطف کو موقع و محل نظرانداز کرتے ہوئے مجبوراً بڑی فیاضی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ بحالتِ موجودہ چند اشعار کی کمی بیشی سے تینوں خطی مسوّدوں کے اشعار کی کل تعداد ایک سوگیارہ ہے۔ ان میں سے کئی اشعار ــــــ اپنی بے بضاعتی کی وجہ سے خاکسار کی فہم میں نہ آئے اور اس لئے نہیں پڑھے جاسکے ہیں۔ اُن کو حذف کرکے بقیہ اشعار حسب ذیل ہیں ؎

نصابِ محمد قلیچ خان

ابتدا کردم بہ اسم اعظم پروردگار
در فن فرہنگِ کشیری نصاب اختصار

فارسی کو حرفِ کشیری و کشیری بہ فرس
تا شوی آموختہ چوں طوطیٔ آموزگار

از اُمیدِ التفاتِ بندگانِ بادشاہ
ایں ہمہ الفاظ را بستم بہ نظم آبدار

التماس استماع از مستمع دارم نخست
گر در آید می تواں معلوم کرد انجام کار

خوب تر از بحرہا بحرِ رمل شُد اتفاق

خاصہ درفنِ نصاب از بہرِ دُرِ شاہوار

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

شعرؔ بلبہ وزن است' تولُن ژوِر تھکہ چار بار

خاصہ چوں مرزا محمد قلیچ خان از بہر شاہ

طرح کردہ ایں نصابے تا بماند یادگار

دےؔ خدا' سوزمت' رسول وُ راز مولوؔ شہر یار

شوُری موریؔ اہل بیت وُ ژورِ میترِ آں چار یارؓ

چار کُرسی' ژور پیری' چار عنصرؔ ژورِ ذات

چار مذہب' ژور وَتنہ' ژور قُے دان بر چہار

مولؔ پدرؔ ماآجیؔ مادرؔ بوسےؔ برادر آمدہ

پسرؔ گوبروُ بینہِؔ خواھرؔ کوُر دختر نامدار

مام' خالوؔ ماسِ خالہ' عمہ پوف' پئیتر عموُ

تاآژ نانہ' جد بڈی بب' لُوکی صاحب کامگار

اَینگہ کاکیہؔ نوشں کیلن' خوشدامن نام ہش

خسُر ہیہرُوُ' خسر پورہ ہوُہرُےؔ شد نامدار

رازہ گوٹی شاہ است' و رازہ رینی بیگم شہ اَست

پُتر رادالی نبیرہ' زر نواسہ را شمار

ژوتری دان کچہری' و ژانگی ارکانِ ملک

شاہزادہ راز پوُنسروؔ روٗے او خورشید وار

....

....

کالچن بیگاہ رچی گو صباح و شام کال
کاجی تھکہ چاشت است و مندلو نصف النہار

شاہدان حسن دانی سوندرہ یا اود وہ
رنگ مُیٹھن گرمئ ہنگامہ دال ہر کاروبار

آدت اسم آفتاب و ماہ را زون است نام
گت گہ آرو کہکشان و رانتھ لیل و دہ نہار

رہ نہ لاگینہ رنگلہ بستن نشر لو رقصیدن است
بانڈ پا آنخصر مردم رقاص سوسنتھ آمد بہار

رنگہ راچھو شحنہ و جشن چراغاں زول است
نوریہہ نوروز دو بیہ جشن و خاندر طوی کار

اود وہ پو لو کرن نشو و نمائے مرد و زن
نوجوانی یاون است کلہ کھولہ سودائے کار

پانشرھ دوہ سمساز دنیا پنج روزے بیش نیست
اے خوشا عمرے کہ گردو صرف در نیکوئے کار

کرتھ ہری جبر و بود عقد گلوبند زنان
زیور معشوق سنگار است پد مانی دان لگار

لرز ہور و گوشوارہ کان مرصع آمدہ
ڈینجہ ہورد زیور گوش و چھن چھنو شد دستبار

کنہ وولو حلقہ گوش و دستوانہ بو تگری
پایلہ خلخال دان و لنگرن زیور شمار

ٹوپ تُمّہ، نست وآجی حلقہ بینی یدان
اوڑھنی پوڑ سربند ترنگہ، رشتہ دُر موخیتہ ہار

دیش شہر و حرف باشی کولبڑو دال زمزمہ
گفت گو کتھہ کرنہ، لاٗین گو زدن، چھوکھڈین تنزاد

ہار مینا شوگہ طوطی، اول نام آشیاں
فاختہ کوکل، کبوتر کوترو بچپُرو ہزار

شہین شاہین، وارتو باشہ طماغہ توپیپہ
اَتھ تر توٗبہلہ است وپاز ودلو باز دار

قاز آنیزی، زاغ کاوو، مونک قشقل نیلچو
نیلہ گراشی سبزک و سرخاب چاکور یگ عقار

....

چُغد یعنی رانہ، موغل، شپرہ شُد رانہ کریل
قفس ٹھپوکیک ککو، جنگی اندر کشتوار

کرژہ ہال آمد کریزو چشم بندی، قول دین

....

پوش نول کو عندلیب است وان قرافش ہاگراست
ریز نام کولک آمد کون زہ آیر شکار

ناوکشتی، چاہ کبرو، ژاکوآری زورق است
ویرکشتی، سرنشین و پل کدل بوٹھوکنار

سیند پُو ہرُو ہست دریا ہا کہ نامش نالہ شد
ڈِینھ بہت، تالاب اُڈُرزآب ڈُل جار لیت یار

خشت سیری کِن بنیاد قصر داِنی رازِ دآئی
کنُ سنگ و میش خاک و ہُٹ چوب وکُرُی دار

ہارِہ نآید ہُد ہدُو شنگ صوفی زمزمہ
وَن پچھِن مرغان کوہی ، دُت بو کوشب زندار

سَر پچھِن مرغانِ آبی سُرخ سردان کولرو
کاو زاغ و کنب کرگس کستر و باشد چمار

لانکرن کابین ، وردن جامہ ہائے نوعروس
جانتھ عاج و ہینگ عطر مہر است آنت دان نثار

ژونٹھ سیب ، انگور دچھ ، بم ژونٹھ می دانی ہی
ژیر زرد آلو ، ژِہنُ شفتالو ، آر آلو خوشگوار

کہی موئے و زلف وانجہ ، اچھر وال دان مژگان
دند دنداِن ، زلو زبان ، ژاکو کاکل شد قرار

یارِ شمشاد و صنوبر نام ژِندُن کل درخت
وِیر بید و فرِہ بِس سفیدار است ، بُوٹی دان چنار

طوغ بِرِمجی ، توت تُلِہ کلُ ، آب کامِہ سوُدر گانشر
مس شراب و بنگ بھنگِہ ہر دو باشد کیف دار

ماہی گاڈہ ، دام زال و ماہجی نام جیور است
گار سنگار است و مغزش گارِی کت ڈو نام خار

گُلِ نیلوفر بُودَ پمپوش بیخش نَدرُ

....

کُندِرہ، مونڈُو پکری حطب، تاج تام رایل است
مَکھ تبر، پرکوُبہ، گوٹل باشد تبر دار
ساگ ہاک وسوژل دیکین، ہند کاسنی موجیہ طرب
گوگُل شلغم ال کدو، وانگن بادنجان، لآرخیار
ٹیکہ بٹن شُد ضمیران ٹیکہ کٹوُ بنسترن
گُلالہ، لالہ، ببر ریحان، نرگس یَنبَرزل کاسہ دار
ہی سمن شُد ریچو چوکس پڑانگ آمد شمیلید
رنگ ول رعنا، کیول زیبا، مسول گلاب بوے دار
ژدک ترش دمودُر شیرین سَواد نام مزہ اُست
تلخ ٹیوٹھ د نون نمکین، میوٹھ دانی خوشگوار
رَتہ فونُوسُرخہ باشد، دآئ دانی شش سرخ
ماشہ می دان ہشت سرخہ، کانٹہ ترازو شُد بکار
لوٗے روٗمین، ناگ سُرب وشورہ بارُوت آمدہ
زُست جست ذُلوٗدُر مُرجان، سنگ بلور سنگ نار
رَنگرو داں رنگ ریز و اسم کاندُر نانوا
نام تاید شد حجام، د آرُمو دان سبزہ کار
مس ترام وشیشتر آہن سون زرست وسیم روٗف
برنج سرتل زر برنج ازنل کاتز لرہ شیشہ تار

سونڑ زرگر نجار آہنگر ڈوب گھاز سیاڑ خیاط
ڈون نداف ووڑ بافندہ ژڑول چنڈال چھان نجار

شراکہ پچھو چاقو آمدہ کارد نام سترا کوستہ
تیرہ توٹنگ کمان رژانو کمند کندت کشت زار

سگ ہونو گربہ بزیورد موش گرگ راسہ تول
شیر سیہ و خرس ہاپٹ شال شغال درندہ کار

رامہ ہوتو گرگ باشد کینکر لڑٹ دال سوسمار
پھیز کژدم گنش عقرب ژرکو جوتک و صرف مار

ووڈز نام سگ آبی کزیم باشد سنگ پشت
نیٹ مونڈکھ راشہ ملوک دوزق نامش قرار

کیک پیش و شپش زہ وہ پشہ موہ مچھ مگس
ریشیہ مورو عنکبوت دان زرلو بافندہ تار

آہو ہرنو سنا ہو خرگوش بز ژھاول گپ میش
ہوتڑ دمی دان گوسفند و تیج قصاب راہدار

سرکلہ کھور پائے و دست اتھ گوشت کن
اچھ چشم و نست بینی آس دہان زندہ دار

گینہ یاجی مادہ گاؤ و گوسالہ وژہ سرو
فیل ہوسنو شتر اونٹ و نچر استر خر حمار

بوزنہ واندر پوشنر میمون لوہ روباہ آمدہ
منہ مرد نیل گاؤ و گوزن ہانگل سنا خدار

ٹیوک قشقہ صندل ژندن گھن آمد سایدن
بمہ ابرو ڈیکہ پیشانی لچھن آں خالِ عذار
کوٹھ زالو کِتھ نیوکو ساق گوڈ آرنج کھوَر وڈھ
اَسُن خندہ وَدُن گریہ بیدار آمد ہوشیار

....

پوشہ گل ہٕیے گلستان رنگہ واری لالہ زار
صحن آنگن صفہ پیپہنڈ و معرکہ درشن بود
پوکھری حوض است و ناگہ راد ہاگو چشمہ سار
تھم ستون و سقف تالو تیر چوب ییکل داس کری
پچہ برن تختہ بندی حجرہ کٹھو اژن بار
تول آمد منجنیق و چاہ کرورو دہ وس دیوار
بُتراتھ آمد زمین و ژالنو دان بُردبار
بردراست و دار دریچہ دودہ روزن دوہ گہ شد
مشعلہ ژیر است ژونگو دان چراغ و ربہ شرار
واری ہاری باغ و بُستان میوہ پھل و کل درخت
ٹنگ امرود است ڈولو چہار مغز و دان انار
ٹنگہ ہیچے خشک امرود ہوکھ دچھ آمد مویز
فندق اورنی بریبیہ عناب ژہ کہ لڈر نرش کار
مرچ مرزد ادرک آدر شونٹھ آمد زنجبیل
زیُر زیرہ سیر روہن پران پیاز نلچہ کار

گھیو روغن، عسل ماچھ ولیدر زرد چوب گور قند
دھنیا دانہ دل، مول قیمت، ہیوں خریدن گرنید شمار
دہ د شیرو مسکہ تھنی، کاسہ کھوشو گرش دوغ
چون چشیدن، کھیون خوردن، رتن پختن کا مگار
تور، تیشہ، بیترارہ، اسکنہ ژدرژ بود
تورکہ چھان آمد درودگر، چونسپہ ساز دکن رہ کار
کمر بند و فوطہ پگ دستار، تور دان آستین
قوای جامہ کرتہ پھیرن زنگہ ولتو دان ا یزار
دستھر تودان بستر خواب د، وگو دان بوریا
کھنہ پڑولو، ستر تور، د دوخت سون پن تار
مارکو دان نام گلہ بان، پوہلو چوپاں بران
اشہ ہاجی سائیس است وگر اسپ راہ دار
بینڈر چرخ د بینڈر تلو دوک داتی پشم مون
فنب کتن پن ولن، پختہ رلیسیدن بتار
ریتہ کالو نام تابستان، ہرد فصل خزان
دندہ رامی دان زمستان، کال باشد روزگار
نار پھاہ دسانگری آتش گرفتن در بغل
کتگہ پھہرے نام آتش خانہ ہا در رہ گداز

ادش ده‌ه ایام گرمی، زمستان است شش ماس
شینہ ماتی تودۂ برف است، ستگر کوہسار
پانی آب و بپو سیلاب باد وادو میش خاک
نار آتش دان ادچاق، تھاجہ لدن، دیگیار
برف شین و رود باران ژالہ ڈونٹھ و ببُر حباب
یخ بندی تلہ کیتر و ششر گانٹھ دیکنالہ زار
راز ماہ کولوبیا، و موشر عدس، کمتل برنج
خام نیول و پختہ پپو، تخم بیؤلو وؤ برکار

....

ژکھ لاگی چمن بندی، باچھ کرنہ شاخ بری
رزو ٹھنو ریسمان تابی، پلہ ہورو کاہی پیزار
شپو پھچ و پرین غربال، گرنبہ آمد آسیا
ٹینڈر موہلو پائے کوب و وہ کھل ہاون شد قرار
یدنہ تاری کورہ نٹو، تولک پیالہ ٹھپی طباق
انٹو سرپوش، دیگ تھاجی، ظروف بانہ می شمار
خم منٹھ و برنج کمتل کُتھ صندوق ادٹ آرد
بتہ طعام، ژوٹ نان و سین سالن مزہ دار
کوکر پوتو چوزہ مرغ است کوکری ماکیاں
ٹھول تخم و منڈی خاگینہ کوکر مرغ بانگدار
رتھ خولت است ماز گوشت و دل خالط زل یول

....

وازِ باورچی پانِیژ آب کش، بانہٕ ناوک دیگ شو
بانہٕ کُٹھو مودی خانہٕ، باورچی خانہٕ رَنَن پہار
ٹُھٹھٕ لُو نامِ تغارہ، لژٕھ جی جاروب دان
کینژری باشد سِفال و نامِ کرٛال آمد کُمار
گُرمرکب، ٹٔنٛڈ وولُ و نامِ مرکب بان بود

....

راتہٕ راچھوٗ پاسبان و دزد آمد نام ژور
بہرِ دُز دال کاٹھ باید ساخت یعنی چوبِ دار
دیپ ہا نامِ جزایر، سیرِ بحری حاصل است
لنک در دریا عمارت سیرگاہِ شہر یار
راحتِ کشمیریاں بعد از زمستاں در بہار
سیرِ تالابِ ڈل است و بژارِ نمبل، شالہٕ مار
ہِشری پنچم جشن در تختِ سُلیماں می شود
ژٕترِ نَوَم، مہانَوَم، جشن ہائے نامدار
سو ندرِ برآری، گنگہٕ برآری از عجائبِ حکمت است
ویرناگ، واچھِ وَل، و مچھ بَوَن خوش چشمہ سار
پرگناتِ ملکِ کشمیر، شاہیاد و بانہال
آڈوِنی، بادِیوہٕ سر، برنگ است و دیگر کُوٹھار
...............ایچھ شادرہ، شکروہ......
مارتنڈ و کھوورپارہ، دچھِن پارہ در جوار

زیبنہ پورہ اولرُو' دہوُ یا ھم متصل
مانچھ ہوم' دِیئنسُو اِیچھ تاگام دیگرمہاک ولار

کرُ دہُن است زیبنہ گیر و بیبر وہ آبا نگل بہم
کھویہامو' کھوی یا کامسراج' دانی در شمار

اندر کوٹ دپر سپورو تیلہ گام وپہن است
ڈچھُن کھوُر ہست درھر سو بگردش کوہسار

ہیرہ پورہ بارہ مُولہ' فنبہ ڈرنگ وسونہ ڈرنگ
ڈرنگ نام رہگذار و ڈرنگ رآچھو' راھدار

تیر کان دُ دوُنی کمان کانہ نوتر کش است
سپر فرجی ڈولبس عمود' کشا کشی' مار مار

یہاں پر نصاب کے دو خطی نسخے نامکمل صورت میں ختم ہوجاتے ہیں۔
محولہ بالا آخری شعر کے بعد صفحہ کا پاورق بتاتا ہے کہ آگے دوسرے صفحے پر جو شعر شروع ہوتا۔ اس کا پہلا لفظ "جواوشکہہ" ہے۔ تیسرے نسخے میں خستگی کی وجہ سے مذکورہ بالا چار اشعار بھی نہیں ہیں۔ بہر کیف نصاب مرزا محمد قلیچ خان نامکمل صورت میں بھی ـــــ اکبری عہد حکومت کے کشمیر میں تخلیق کیے گئے فارسی شعروادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔

Scanned with CamScanner